دار الافتاء اہلسنّت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:6247　بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　تاریخ:29-07-2019

دورانِ نماز ایک سورت یا آیت سے دوسری طرف منتقل ہو جانے سے نماز کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ دورانِ نماز قراءت میں سورۃ العصر شروع کی اور جب ﴿الاالذین آمنوا وعملوا الصلحت﴾ پر پہنچا، تو سورۃ التین کا یہ حصہ ﴿فلھم اجرغیر ممنون﴾ تلاوت کر دیا، تو کیا اس صورت میں نماز ہو جائے گی؟ اور سجدۂ سہو لازم ہو گا یا نہیں؟　سائل: عدیل احمد (گلیال کھوڑاں، پنڈی گھیب)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللّٰھم ھدایۃ الحق والصواب

صورت مسئولہ میں نماز درست ہو جائے گی، کیونکہ ایک آیت یا اس کے کسی حصے کو چھوڑ کر دوسری آیت یا دوسری آیت کے کسی حصے کو شروع کر دینے سے نماز فاسد ہونے یا نہ ہونے کی تین صورتیں ہیں:

(۱)۔ پہلی آیت پر وقف کیا، پھر دوسری آیت پڑھی، اس صورت میں نماز ہو جائے گی، چاہے ملا کر پڑھنے سے معنیٰ فاسد ہوں یا نہ ہوں۔

(۲)۔ اگر دونوں آیتوں میں وصل کیا یعنی بغیر وقف کے ملا کر پڑھا اور معنیٰ فاسد نہ ہوئے، تو نماز ہو جائے گی۔

(۳)۔ اگر وصل کیا اور معنیٰ فاسد ہو گئے، تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

لہٰذا پوچھی گئی صورت میں ﴿الا الذین آمنوا وعملوا الصلحت﴾ اور ﴿فلھم اجرغیر ممنون﴾ پڑھنے کے درمیان چاہے وقف کیا ہو یا نہ کیا ہو، بہر صورت معنیٰ فاسد نہ ہونے کی وجہ سے نماز درست ہو جائے گی اور سجدۂ سہو بھی لازم نہیں، کیونکہ واجب قراءت کی مقدار پوری ہو چکی ہے۔

فتاوی قاضی خان میں ہے: "ان ذکر آیۃ مکان آیۃ ان وقف علی الاولی وقفاً تاماً وابتدا بالثانیۃ لا تفسد صلاتہ کما لو قرا ﴿والتین والزیتون﴾ ووقف ثم ابتدا ﴿لقد خلقنا الانسان فی کبد﴾ لا تفسد صلاتہ و کذا لو قرا ﴿الاالذین آمنوا وعملوا الصلحت﴾ ووقف ثم قرا ﴿اولئك ھم شر البریۃ﴾ وان لم یقف وقرا موصولاً ان لم تتغیر

الاولی بالثانیة کما لو قرا﴿الاالذین آمنوا وعملوا الصالحات فلھم جزاء الحسنی﴾ او قرا﴿وجوہ یومئذ علیھا غبرۃ اولئك ھم الکافرون حقا﴾ لا تفسد صلاتہ وان تغیر المعنی بان قرا﴿ان الابرار لفی جحیم وان الفجار لفی نعیم﴾ او قرا﴿الا الذین آمنوا وعملوا الصلحت اولئك ھم شر البریۃ﴾ او قرا﴿وجوہ یومئذ علیھا غبرۃ اولئك ھم المومنون حقا﴾ تفسد صلاتہ لانہ اخبر بخلاف ما اخبر اللہ تعالی بہ"ترجمہ: اگر ایک آیت کو دوسری آیت کی جگہ پڑھ دیا، اگر پہلی پر وقف تام کیا پھر دوسری آیت پڑھی، تو نماز فاسد نہیں ہو گی، (چاہے معنیٰ فاسد ہوں یا نہ ہوں) جیسے اس نے ﴿والتین والزیتون﴾ پڑھ کر وقف کیا، پھر ﴿لقد خلقنا الانسان فی کبد﴾ کی ابتدا کی، تو نماز فاسد نہ ہو گی، اسی طرح اگر اس نے ﴿الاالذین آمنوا وعملوا الصلحت﴾ پڑھ کر وقف کیا، پھر ﴿اولئك ھم شر البریۃ﴾ پڑھا، تو نماز درست ہوگئی اور اگر وقف نہ کیا، بلکہ ملا کر پڑھا، تو اگر دوسری آیت کے ملنے سے معنیٰ متغیر نہ ہوئے، نماز فاسد نہ ہو گی جیسے کسی نے ﴿الاالذین آمنوا وعملوا الصلحت فلھم جزاء الحسنی﴾ پڑھا یا ﴿وجوہ یومئذ علیھا غبرۃ اولئك ھم الکافرون حقا﴾ پڑھا، نماز فاسد نہیں ہو گی اور اگر معنیٰ بگڑ گئے جیسے کسی نے ﴿ان الابرار لفی جحیم وان الفجار لفی نعیم﴾ یا ﴿الاالذین آمنوا وعملوا الصلحت اولئك ھم شر البریۃ﴾ یا ﴿وجوہ یومئذ علیھا غبرۃ اولئك ھم المومنون حقا﴾ پڑھا، تو نماز ٹوٹ جائے گی، کیونکہ اس نے اللہ عزوجل کی دی ہوئی خبر کے خلاف خبر دی۔" (فتاوی قاضی خان، ج1، ص139، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ سے کسی سورت کے درمیان سے کچھ چھوڑنے کے متعلق سوال ہوا، تو آپ علیہ الرحمۃ نے فرمایا: "اگر ان کے ترک سے معنیٰ نہ بگڑے، تو صحیح ہو گی، ورنہ نہیں، پھر اگر یہ سورۃ، سورۂ فاتحہ ہے، تو اس میں مطلقاً کسی لفظ کے ترک سے سجدہ سہو واجب ہو گا، جبکہ سہواً ہو، ورنہ اعادہ۔ اور، اور کسی سورت سے اگر لفظ یا الفاظ متروک ہوئے اور معنیٰ فاسد نہ ہوئے اور تین آیت کی قدر پڑھ لیا گیا، تو اس چھوٹ جانے میں کچھ حرج نہیں۔"

(فتاوی رضویہ، ج6، ص355، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

25ذو القعدۃ الحرام1440ھ29جولائی2019ء